اضافہ شدہ

ناموسِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اور

قانونِ توہینِ رسالت

قرآن و سنّت، تاریخ، قانون اور عدالتی فیصلوں کے آئینے میں

محمد اسمٰعیل قریشی

سینئر ایڈووکیٹ سپریم کورٹ

الفیصل ناشران و تاجران کتب
غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

ISBN 969-503-123-4
جملہ حقوق محفوظ
بار اول: جولائی 1994ء
بار دوم: ستمبر 1999ء
محمد فیصل نے
تراب مبین پرنٹرز سے چھپوا کر شائع کی۔
قیمت -/210 روپے

انتساب

ماضی و حال اور استقبال کے

شہیدان ناموس رسالت ﷺ کے نام

بصد

عقیدت و احترام

مکتوب شہید پاکستان حکیم محمد سعید

۵۔ ذی القعدہ ۱۴۱۵ ہجری

6 اپریل 1995 عیسوی

حوالہ نمبر ز ب / ح / ۹۵

عالی جناب محترم محمد اسماعیل قریشی صاحب

السلام علیکم و رحمتہ اللہ و برکاتہ

ناموس رسالت ﷺ اور قانون توہین رسالت ﷺ ' آپ کی اس تالیف کو میں نے حیرت اور مسرت کے ساتھ دیکھا۔ گزشتہ کئی سال سے یہ موضوع پاکستان کے تناظر میں اہمیت اختیار کر گیا ہے اور ساتھ ہی اس نے عالمی توجہ کو بھی منعطف کیا ہے۔

محترمی عدالت ہائے پاکستان کے فیصلوں کو مغرب نے قبول نہیں کیا اور تمام خبریں اور تنقیدات مغرب میں نیو ورلڈ آرڈر کے تناظر میں ہوتی رہی ہیں۔ آپ نے اس موضوع پر ۴۷۲ صفحات کی ایک نہایت باوقار کتاب تیار کر دی ہے کہ جو مرتبہ تحقیق پر فائز ہے اور قول فیصل کی حیثیت رکھتی ہے۔

اس سے قبل میری نظر سے قومی زبان اردو میں اس قدر جامع کتاب کوئی نہیں گزری۔ میں اس کتاب کو بدرجہ انتہا اہمیت دیتا ہوں اور بیت الحکمہ کو وہاں کے صاحبان تحقیق کے استفادے کے لیے دے رہا ہوں۔

آپ کو اس کار خیر پر دلی مبارک باد دیتا ہوں۔

بہ احترامات فراواں

آپ کا مخلص
حکیم محمد سعید

بگرامی خدمت عالی جناب محترم محمد اسماعیل قریشی صاحب
سینئر ایڈووکیٹ۔ سپریم کورٹ۔ ۲۶۔ رچنا' علامہ اقبال ٹاؤن' لاہور۔

فہرست

	اظہار تشکر	13
	مقدمہ طبع دوم	15
سر آغاز	ایک روح پرور حاصل زندگی خواب جمیل	19
پیش لفظ	جناب جسٹس محمد رفیق تارڑ جج سپریم کورٹ پاکستان	23
تقریظ	جناب جسٹس ڈاکٹر فدا محمد خان سینئر جج فیڈرل شریعت کورٹ	27
حدیث دل	جناب جسٹس میاں محبوب احمد چیف جسٹس لاہور ہائی کورٹ	31
دیباچہ	جناب پروفیسر مرزا محمد منور سابق ڈائریکٹر اقبال اکیڈمی	37
امابعد	حضرت خواجہ سید نفیس الحسینی شاہ	45
عرض مصنف	محمد اسماعیل قریشی سینئر ایڈووکیٹ	47

باب اول

نام و ناموس رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم 55

O-- قرآن اور صحف سماوی میں 55

O-- غیر اسلامی کتابوں اور دیگر مذاہب عالم میں 64

O-- دشمنوں کی شہادت 66

O-- ابو جہل کا ہدیہ نعت 69

O-- اغیار کی حمد و ستائش 71

O-- عظمت و شان رسالت ﷺ 80

O-- ارتفاع ذکر 81

O-- معراج نبوت ﷺ 83

O-- آداب دربار رسالت ﷺ 85
کتابیات باب اول 90

باب دوم

قانون توہین رسالت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم 91

O-- قرآن کی روشنی میں 91
O-- احادیث کی روشنی میں 104
O-- دربار نبوت ﷺ کے فیصلے 107
O-- دور خلافت میں 112
O-- عہد صدیقؓ 112
O-- دور فاروقیؓ 114
O-- ابن مسعودؓ کا فیصلہ 114
O-- دور حیدریؓ 115
O-- خاندان نبوت اور شاتمان رسول ﷺ 115
O-- دور امیہ اور عباسیہ 115
O-- عمر بن عبدالعزیز کے دور خلافت میں 116
O-- عباسی دور حکومت میں 116
O-- شاتم رسول ﷺ ائمہ فقہ کی نظر میں 118
O-- فقہ حنفی 118
O-- فقہ مالکی 121
O-- فقہ شافعی 123
O-- فقہ حنبلی 123
کتابیات باب دوم 126

باب سوم

توہین رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۔ جرم و سزا 129

(علمائے قدیم و جدید کا قول فیصل)

O-- ابو الفضل قاضی عیاض چیف جسٹس اندلس 129
O-- گستاخ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سزا کے بارے میں احکام 130
O-- گستاخ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توبہ قابل قبول نہیں 134
O-- عدم قبولیت توبہ کی ایک اور دلیل 134
O-- قاضی ابو محمد بن نصر کی رائے 135
O-- توبہ کی عدم قبولیت کی ایک اور دلیل 135
O-- شاتم کی وجہ قتل 136
O-- موحد کی گستاخی کی سزا 136
O-- ایک اور اعتراض 137
O-- جواب اعتراض 137
O-- شاتم رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کافر ہے 137
شیخ الاسلام امام ابن تیمیہؒ 139
O-- گستاخ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قتل کا جواز 140
O-- شاتم رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیوں سزائے موت کا مستحق ہے؟ 144
O-- گالیاں دینے والی عورت کے قتل کا جواز 146
O-- ذمی یا معاہد کا معاملہ 151
O-- حقوق رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور دشنام طرازی 155
O-- رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دشنام طرازی ارتداد سے بڑا جرم 161
O-- رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دشنام طراز کا قتل اور حد شرعی 162
O-- رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اکرام و احترام 163

O-- مسئلہ توبہ 164

O-- گستاخ رسول ﷺ کو توبہ کا مطالبہ کئے بغیر قتل کیا جائے 165

علمائے جدید کے فتاویٰ اور مقالات 172

O-- مولانا ابوالکلام آزاد۔ سرکار رسالت ماب کا احترام اور اس کے ایمانی اور قانونی تقاضے 173

O-- مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی۔ راج پال کے مقدمے کا تنقیدی جائزہ 179

O-- سماحۃ الشیخ عبدالعزیز عبداللہ بن باز۔ مفتی اعظم سعودی عرب کا فتویٰ 181

O-- مولانا احمد سعید کاظمی کی عالمانہ توضیحات 183

O-- مولانا سید متین ہاشمی کے دلائل و براہین 187

O-- مولانا عبدالمالک کاندھلوی (مرحوم)۔ وجوب قتل کا فقہی استدلال 195

O-- پروفیسر ڈاکٹر طاہرالقادری۔ کیا شاتم رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی توبہ قابل قبول ہے؟ 198

O-- مولانا صلاح الدین یوسف کا سلفی اور فقہی نقطہ نظر 203

O-- مولانا محمد حسین اکبر اجتہادی۔ امامیہ موقف 212

O-- مولانا ریاض الحسن نوری کی ریسرچ 216

O-- مولانا محمد صادق لالہ صحرائی۔ رسول رحمت ﷺ اور سزائے توہین رسالت 222

O-- ڈاکٹر محمد محسن عثمانی۔ شاتم رسول ﷺ کی سزائے قتل سے انکار کا فتنہ 225

کتاب شتم رسول ﷺ کا مسئلہ۔ مصنف کا تنقیدی محاکمہ 234

O-- فرد جرم 243

O-- تاریخ پر وحید الدین خان کے مجرمانہ حملے 245

O-- امام ابن تیمیہؒ 247

O-- امام خمینی اور مولانا ابوالحسن ندوی 249

O-- مولانا محمود الحسن 249

O-- قائداعظم محمد علی جناح 251

O-- عبدالقادر عودہ شہید 252
O-- غازی علم الدین شہید 252
O-- قدرت اللہ شہاب 253
O-- احمد دیدات اور بال ٹھاکرے 254
O-- رشدی اور لیڈی ڈیانا 254
O-- تاریخی شخصیت کون؟ 255
O-- خیراعلیٰ اور وحید الدین خان۔ یاللعجب! 256
کتابیات باب سوم 258

باب چہارم

اہانت رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور ارتداد 259

O-- ارتداد کا قرآنی مفہوم 261
O-- مرتد کے بارے میں قرآن کا اعلان 263
O-- ارتداد کے بارے میں خلیفۃ الرسول کا فیصلہ 269
O-- مرتد کی سزا یہودی اور مسیحی قانون میں 271
مرتد کے بارے میں اسلامی نظریاتی کونسل کا نظریہ اور سفارش 272
مولانا مودودیؒ اور مسئلہ ارتداد 274
O-- ایک بنیادی غلط فہمی 275
O-- اعتراضات کا جواب 277
O-- مجرد مذہب اور مذہبی ریاست کا بنیادی فرق 279
O-- کافر اور مرتد کے ساتھ مختلف معاملہ کیوں ہے؟ 280
O-- اسلامی رویہ کی معقولیت 281

باب پنجم

قانون توہین رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عالمی اور ملکی تناظر میں 283

یورپ اور قانون توہین انبیاء علیہم السلام 293

اسلامی ملکوں میں قانون توہین رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم 302

- اسپین میں تحریک شاتت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم 303
- تحریک شاتت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اختتام 311
- ریجی نالڈ اور سلطان صلاح الدین ایوبیؒ 312
- سلطان نور الدین زندگی اور دو بدبخت نصرانی 313
- بلاد مشرق میں قانون توہین رسالت 315

کتابیات باب پنجم 320

باب ششم

قانون 'مقدمات اور نظائر (عدالتی فیصلے) 321

- فیڈرل شریعت کورٹ آف پاکستان 328
- وفاقی شرعی عدالت اسلام آباد محمد اسماعیل قریشی بنام جنرل ضیاء الحق صدر پاکستان 360
- مقدمہ راج پال بنام شہنشاہ 375

کتابیات باب ششم 380

باب ھفتم

سرگزشت عاشقان رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم 381

مرکز عشق و محبت 381

عاشقان رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دور رسالت میں 382

O-- سوز صدیقؓ 382

O-- عشق حیدرؓ 384

O-- شہید اول 384

O-- مقام خبیبؓ 384

O-- حضرت زیدؓ 385

O-- پیغام سعدؓ 386

O-- تمنائے عشق 386

O-- عشق اویس قرنیؓ 387

جاں نثار خواتین 388

O-- حضرت خنساءؓ اور فرزندان خنساءؓ 390

O-- حضرت ام عمارہؓ 390

پاک و ہند کے شیدایان رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم 391

O-- مولانا محمد علی جوہرؒ 391

O-- علامہ اقبالؒ 392

O-- قائداعظم محمد علی جناحؒ 394

پاک و ہند کے چند شہیدان و شیدایان ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم 395

O-- غازی خدا بخشؒ کا راج پال پر پہلا قاتلانہ حملہ 399

O-- غازی عبدالعزیزؒ 400

O-- سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ 400

O-- غازی علم الدین شہیدؒ 402

O-- غازی عبدالقیوم شہیدؒ 408

O-- غازی محمد صدیق شہیدؒ 411

O-- غازی عبداللہ شہیدؒ 412

O-- غازی عبدالرشید شہیدؒ اور دیگر شہیدان ملت 413

O-- ایک گمنام شہید رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور سر محمد شفیع 414

O-- پاکستان اور سروشان رسالت ﷺ 416

O-- غازی زاہد حسین 416

O-- تحریک ناموس رسالت ﷺ 417

O-- سلمان رشدی کا فتنہ 429

O-- برطانیہ میں رشدی کے خلاف احتجاج 432

O-- شہدائے اسلام آباد 433

O-- رشدی کے ایجنٹ اور ہنگامہ ٹوکیو 437

O-- رشدی کے خلاف عالم اسلام کے مقتدر دینی رہنماؤں کا اعلان 440

O-- امام خمینی 440

O-- مفکر اسلام مولانا ابوالحسن ندوی 441

O-- ڈاکٹر عبداللہ نصیف 441

گستاخ رسول ﷺ کی سزا پر ایک بے جا اعتراض 442

فرزند اقبال کی مسند ارشاد 448

مشاہیر ادب و سیاست کے تاثرات 453

اظہار تشکر

اس کتاب کی تصنیف و تالیف میں توفیق الٰہی اور حضور رسالت مآب ﷺ کا فیضان کرم شروع ہی سے اس بندہ عاجز و عاصی کے شامل حال رہا ہے جس نے اس گدائے بے نوا کے دامن مراد کو فکر ایمانی سے بھر دیا۔

میں سپریم کورٹ کے لائق احترام جج جناب جسٹس محمد رفیق تارڑ' فیڈرل شریعت کورٹ کے فاضل جج جناب جسٹس علامہ ڈاکٹر فدا محمد خان' عدالت عالیہ لاہور کے محترم چیف جسٹس میاں محبوب احمد' استاذالاساتذہ شفیق محترم جناب پروفیسر مرزا محمد منور اور پیر طریقت و شریعت مخدوم سید نفیس الحسینی شاہ کے لئے سراپا سپاس ہوں جنہوں نے اس کتاب کو اپنی گراں قدر تقاریظ سے آراستہ کیا جو ان کے عشق رسول کریم ﷺ کا مظہر ہے۔

میری اس سعی و کاوش میں میرے رفیق کار عزیز محترم ڈاکٹر ظفر علی راجا ایڈووکیٹ کی مساعیٔ جمیل بھی شامل ہیں جنہوں نے توہین رسالت ﷺ کے تاریخی مقدمہ کی پیروی اور اس کتاب کی تالیف میں میری شب و روز معاونت کی۔ اس کتاب کا سرورق جناب بشیر موجد کے موقلم کا کرشمہ رنگ و نور ہے۔

میں ان عالی مقام مصنفین اور مفکرین کا بھی ممنون احسان ہوں جن کے افکار و خیالات' کتابوں اور مضامین سے استفادہ کرتے ہوئے ان کے مقالات اور اقتباسات کو شامل کتاب کیا گیا ہے۔ میں ان تمام وکلاء حضرات اور علمائے کرام کا بھی شکر گزار ہوں جنہوں نے وقتاً فوقتاً مجھے اپنے مفید مشوروں سے مستفید ہونے کا موقع دیا۔ برادر مکرم محمود عالم قریشی صاحب ایڈووکیٹ کا بھی ممنون ہوں کہ انہوں نے میرے توہین رسالت ﷺ

کے مقدمہ اور اس سے متعلق انگریزی فیصلوں کا سلیس اور عام فہم اردو میں ترجمہ کیا۔ برادر مکرم چوہدری عبدالرحمٰن ایڈووکیٹ' عزیز گرامی محمد متین خالد بھی مستحق شکریہ ہیں کہ ان کی مخلصانہ توجہ سے یہ کتاب مکمل ہو سکی۔

میری عزیز بیٹی صفیہ غلام مصطفیٰ قریشی اور فرزند وسیم طاسین قریشی نے مسودہ کتاب کے املا اور ترتیب میں اور برادر عزیز علیم قریشی نے ہر مشکل مرحلہ پر میری مدد کی۔ ان کے علاوہ عزیز القدر رضوان علی انجینئر' عزیزم عرفان سعید اور عزیزی مشتاق حسین اور محمد رمضان نے بھی اس کتاب کی تسوید اور ترتیب میں حصہ لینے کی سعادت حاصل کی۔ مکرمی ریاض خان نے کتاب کو غلطیوں سے پاک کرنے کا محنت طلب کام سرانجام دیا۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔

الفیصل پبلشرز کے جواں سال پروپرائٹر عزیز مکرم محمد فیصل خان لائق ستائش ہیں کہ انہوں نے اس کتاب کی طباعت' تزئین و اشاعت میں جس لگن اور جاں فشانی سے کام لیا اس کی بدولت یہ کتاب منظر عام پر آ سکی اور قارئین محترم کے ہاتھوں تک پہنچ سکی ہے۔ "فللہ الحمد"

محمد اسماعیل قریشی
سینئر ایڈووکیٹ سپریم کورٹ

۲۷ رمضان المبارک
سال ۱۴۱۴ ہجری
مطابق ۱۱ مارچ ۱۹۹۴ء

مقدمہ طبع دوم

للہ الحمد کہ یہ کتاب "ناموس رسول ﷺ اور قانون توہین رسالت" جب سال ۱۴۱۴ ہجری مطابق ۱۹۹۴ء میں شائع ہوئی تو حضور ختمی مرتبت کی ذات گرامی سے نسبت اور موضوع کی اہمیت کی وجہ سے چند ماہ کے اندر ہی پہلا ایڈیشن ختم ہو گیا۔ ملک اور بیرون ملک اس کی طلب کا سلسلہ مسلسل جاری رہا۔ اس دوران قارئین کرام جن میں نہ صرف صاحبان عدل و قانون شامل ہیں بلکہ جن کا تعلق ہر شعبہ زندگی سے ہے اور ناقدین محترم نے مصنف کے نام اتنے خطوط ارسال کئے کہ ان سب کا جواب دینا نہایت مشکل تھا جس کے لئے معذرت طلب ہوں مگر جس ذوق و شوق سے انہوں نے کتاب کا مطالعہ کیا اس کے لئے میں ان سب حضرات کا اور ان تمام رسائل اور جرائد کا بھی شکر گزار ہوں جنہوں نے اس کتاب پر تبصرے شائع کئے اور خاص طور پر ان اصحاب نقد و نظر کا جنہوں نے مجھے اپنے گراں قدر مشوروں سے آگہی بخشی۔ میں نے ان تبصروں اور مشوروں کا بغور مطالعہ کیا۔ عزیز القدر محمد زید ملک نے جو عربی اور اسلامیات کے اسکالر ہیں کتاب کو حرف بحرف پڑھنے کے بعد مملکت سعودی عرب کے دار لحکومت ریاض سے کتابت کا مفصل اغلاط نامہ ارسال کیا۔ اسی طرح ایک اور صاحب ذوق عزیز محترم محمد ارشد جو انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد میں مسلم اقلیت پر ریسرچ ورک کر رہے ہیں۔ کتاب کے اصل ماخذ اور حوالوں پر نظر ثانی کے لئے اپنی گرمیوں کی تعطیلات میں بذات خود لاہور آئے اور ساری تعطیلات میں اس کام میں مصروف رہے تاکہ کسی قسم کی کوئی کوتاہی باقی نہ رہ جائے۔ اللہ تعالیٰ ان عزیزان گرامی کو خوش رکھے۔ اس کتاب کی اہمیت کا اس وقت اندازہ ہوا جب یہ کتاب عدالت عالیہ کے توہین رسالت والے زیر سماعت مقدمہ میں انٹرنیشنل لا کے ممتاز ماہر قانون جناب ایس۔ ایم ظفر نے اسے بطور ریفرنس پیش کیا۔ اس طرح یہ تیسری کتاب تھی جو مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ کی "حقوق الزوجین" اور جناب صلاح الدین شہیدؒ کی "بنیادی حقوق" کے بعد مصنف کی زندگی میں بطور حوالہ ہائی کورٹ کے ایک اہم مقدمہ میں پیش ہوئی۔ اس کتاب کے حوالہ سے ایک

اور واقعہ بھی قابل ذکر ہے۔ ہیومن رائٹس کمیٹی کی نام نہاد علمبردار خاتون عاصمہ جہانگیر نے اقدام قتل کے مقدمہ زیر دفعہ 307/34 تعزیرات پاکستان میں مجھے ملوث کر دیا جس میں مجھ پر یہ الزام تھا کہ میری اس کتاب کو پڑھنے کے بعد لاہور کے چار نوجوان مشتعل ہو گئے۔ انہوں نے عاصمہ جہانگیر اور ان کے اہل خاندان پر قاتلانہ حملہ کر دیا کیونکہ عاصمہ جہانگیر توہین رسالت کے مقدمہ میں ملزمان کے مقدمہ کی پیروی کرتی رہی تھیں۔

اس عرصہ میں مجھے "ناموس رسول ﷺ" کے ابواب کے لئے انجیل برنباس کی جدید تحقیقات کا مواد مل گیا۔ اس کے علاوہ مولانا ابوالکلام آزاد کا ایک بلند پایہ تحقیقی مضمون بھی دستیاب ہو گیا۔ مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی کے جامع اور فاضلانہ مضمون کی کمی بھی پوری ہو گئی۔

یہاں یہ ذکر نامناسب نہ ہو گا کہ ہندوستان میں اسلامی مسائل پر لکھنے والے لبرل ازم کے حامی ایک قلم کار وحیدالدین خان نے توہین رسالت کے بارے میں خامہ فرسائی کرتے ہوئے مسلمانوں کو رواداری کا پرچار کیا ہے اور شیطان رشدی کی وکالت کی ہے۔ اس کے جواب کے لئے میں نے اس کا تنقیدی جائزہ لیا ہے۔ ان تمام مضامین کو شامل کتاب کیا گیا ہے جس سے کتاب کی افادیت پہلے سے بہت بڑھ گئی ہے۔

اکثر احباب نے یہ رائے بھی دی کہ علمائے جدید نے قرآن و حدیث اور فقہ کے جو حوالے اپنے مقالات میں دیئے ہیں۔ ان میں سے اکثر کے حوالے الشفا' الصارم المسلول اور راقم کی شرعی پٹیشن میں پہلے سے موجود اور شامل کتاب ہیں۔ اس لئے ان مقالات میں ان کی تکرار سودمند نہیں۔ رائے چونکہ معقول تھی اس لئے وہاں اشارات پر اکتفا کیا گیا ہے۔

ان تمام وجوہات کی بناء پر میں نے ناشر جناب محمد فیصل خان کو ان کے اصرار کے باوجود کتاب کی اشاعت سے روک دیا تھا تاکہ کتاب خامیوں سے پاک ہو اور مزید تحقیقاتی مضامین سے مزین ہو کر قارئین کرام تک پہنچے اس لئے تاخیر کی تمام تر ذمہ داری مجھ عاجز پر عائد ہوتی ہے جو پیشہ قانون کی گراں بار ذمہ داریوں کی وجہ سے اس کام کے لئے پورا وقت نہ دے سکا۔ ان تمام حضرات محترم سے جن کو کتاب کے ایڈیشن ختم ہونے کی وجہ سے یہ بروقت نہ مل سکی ان سے دوبارہ معذرت طلب ہوں۔

ماخذ کے حوالے جو کتاب کے آخر میں دیئے گئے تھے اس مرتبہ انہیں ہر باب کے

آخر میں درج کیا گیا ہے۔ ممتاز اور معروف شخصیتوں کے تبصروں کے اقتباسات کتاب کے آخر میں دیئے گئے ہیں۔

آخر میں ایک بار پھر میں جناب محمد فیصل خان صاحب کا ممنون ہوں کہ انہوں نے اس کتاب کو پھر سے ایک نئی آب و تاب کے ساتھ اس کے شایان شان طریقہ سے شائع کیا ہے۔

دعا ہے کہ مصنف کی یہ سعی و کاوش کو کو بارگاہ الٰہی میں شرف قبولیت حاصل ہو اور اس کی یہ کتاب اس کے لئے' اس کے والدین' عزیزوں' دوستوں اور ان تمام صاحبوں کے لئے جنہوں نے اس کارخیر میں حصہ لیا اور قارئین کرام کے لئے بھی ذریعہ شفاعت اور مغفرت بن جائے اور تحفظ ناموس رسالت کی بدولت ملت اسلام کی زندگی تابندہ اور تابناک رہے۔

وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰه بعزیز

محمد اسماعیل قریشی
سینئر ایڈووکیٹ

۲۵ر رمضان المبارک
سال ۱۴۱۹ ہجری
۱۴ر جنوری سال ۱۹۹۹ء
علامہ اقبال ٹاؤن' لاہور

ایک روح پرور حاصل زندگی خواب جمیل

آج سے تقریباً ربع صدی پیشتر کا ذکر ہے' جب ہم لاہور میں غازی علم الدین شہید روڈ (سابق لٹن روڈ) پر باغیچہ نواب صاحب بہاول پور کی جامع مسجد کے مقابل قیام پذیر تھے۔ ان دنوں میں نماز جمعہ بالالتزام اسی مسجد میں پڑھا کرتا تھا۔ ایک جمعہ امام مسجد قاری عطاء اللہ صاحب کی دعوت پر جامعہ اشرفیہ کے شیخ الحدیث مولانا موسیٰ خاں صاحب خطبہ جمعہ سے قبل اجتماع سے خطاب کر رہے تھے اور اس دن وہ سفید بے داغ لباس میں ملبوس تھے۔ انہیں دیکھ کر دل میں معاً خیال آیا کہ ہمارے ان علمائے دین کے کردار و عمل میں کتنا تضاد ہے! یہ حضرات دوسروں کو تو اتباع سنت کی تلقین کرتے ہیں' صحابہ کرامؓ اور بالخصوص خلفائے راشدینؓ کے نظام حکومت اور طرز زندگی کو تازہ کرنا چاہتے ہیں لیکن خود ان کی زندگی میں اس کی جھلک نظر نہیں آتی۔ حضرت عمرؓ اپنے زمانہ خلافت میں' جبکہ عراق اور ایران سے سیم و زر کے انبار ان کے قدموں میں ڈالے جا رہے تھے' خود موٹے اور کھردرے اور پیوند لگے لباس میں زندگی بسر کرتے رہے' لیکن آج ہمارے یہ مولانائے محترم بہترین سفید پوشاک زیب تن کیے بر سر منبر جلوہ افروز ہیں۔ بایں وجہ میں نے مولانائے موصوف سے نماز جمعہ کے بعد ملاقات بھی نہیں کی۔ چند دنوں بعد یہ بات ذہن سے فراموش ہو گئی۔

اس واقعہ کے کچھ عرصہ بعد میں نے ایک خواب دیکھا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ ہزاروں لاکھوں انسانوں کا اجتماع ہے جس میں' میں بھی شامل ہوں۔ یکایک غلغلہ بلند ہوا کہ حضور ختمی مرتبت جناب رسالت مآب ﷺ تشریف لا رہے ہیں۔ نظر اٹھائی تو دیکھا کہ فضائے نیلگوں میں ہر طرف نور ہی نور پھیلا ہوا ہے اور دور سے آقائے دو جہاں سرور کائنات ﷺ نہایت پاکیزہ سفید اور بے داغ لباس میں اسپ صبا رفتار پر سوار تشریف لا رہے ہیں۔ مجھ گناہگار میں تاب نظارۂ جمال کہاں تھی جو جی بھر کر چہرۂ انور دیکھتا۔ نگاہیں خود بخود جھک گئیں مگر بے قراری اور اضطراب میں ان کی سواری کے ساتھ ساتھ دوڑتا جا رہا ہوں۔ معلوم ہوا کہ حضور ﷺ فداہ ابی و امی کی سواری خان پور کی دینی درسگاہ' مخزن العلوم' جس کے سربراہ شیخ الحدیث حضرت مولانا عبداللہ درخواستی ہیں' کی جانب جا رہی ہے۔ اسی دینی درسگاہ کی جامع مسجد سے ملحقہ احاطہ میں میرے پاکباز والد حضرت شیخ محمد

قریشی مرحوم مدفون ہیں' جہاں انہوں نے اپنی زندگی ہی میں اپنی مرقد تیار کرالی تھی۔ اسی دوران میری زندگی کا ماحصل وہ ناقابل فراموش حسین ترین لمحہ آیا' جب میرا سر آقا و مولائے کائنات ﷺ کے پائے رکاب کے نیچے آگیا اور مجھے اپنے ہاتھوں سے حضور ﷺ کے کفش پا کو چھونے کا شرف حاصل ہوا۔ زندگی میں اس سے بڑھ کر اور کیا عزو شرف ہوگا جو کسی خاک پائے رسول ہاشمی ﷺ کو حاصل ہو۔

ایک عرصہ تک میں نے اس خواب کا ذکر کسی سے نہیں کیا۔ اس خیال سے کہ کہاں وہ سرور دو جہاں ﷺ اور کہاں یہ گدائے خستہ جاں' سراپا گناہ و عصیاں میں ڈوبا ہوا انسان جس کی زبان سے یہ بے پایاں لطف و کرم کی داستاں کیسے بیاں ہو! ڈر تھا کہ کہیں زباں سے کوئی لغزش نہ ہو جائے۔ شاید طہارت و پاکیزگی جسم و لباس کے بارے میں شاہ امم ﷺ کی ہدایت کا یہ بھی ایک انداز کریمانہ تھا۔ بڑے عرصہ بعد ڈرتے ڈرتے میں نے یہ خواب اپنے ایک روشن ضمیر دوست بیرسٹر ضمیر احمد خاں کو سنایا۔ سن کر کہنے لگے: "بھائی! بڑے ہی خوش نصیب ہو' شاید آپ سے کوئی خدمت لی جائے گی۔" جس سے کچھ ہمت بندھی تو پھر یہی خواب میں نے انہی مولانا موسیٰ خاں صاحب کو سنایا' جن کے بارے میں غلط تاثر تجلئی خواب کے بعد ذہن و دماغ سے یکسر ختم ہو چکا تھا۔ ان سے دریافت کیا: "کیا میں یہ خواب دوسروں کو بھی سنا سکتا ہوں؟" فرمایا: "اس میں کوئی امر مانع نہیں۔ یہ بھی حضور ﷺ کا ایک سلسلہ تبلیغ و ہدایت ہے۔"

پھر سال 1992ء میں جب مجھے عمرہ کی سعادت حاصل ہوئی' اس وقت ایک مرتبہ پھر مکہ مکرمہ میں 21ھ رمضان المبارک کی بابرکت شب میں ان ہی شیخ الحدیث مولانا موسیٰ خاں صاحب سے نماز عشا سے قبل مولانا محمد المکی' جو خطیب حرم ہیں' کے مکان پر' جہاں میں اپنے برادر عزیز عبدالعلیم قریشی اور عزیز محترم سردار احمد خان کے ساتھ مقیم تھا' اچانک ملاقات ہو گئی اور اسی دل نشیں خواب کا ذکر آگیا تو میں نے دیکھا کہ مولانا کا چہرہ دیار حرم میں فرط مسرت سے سرخ ہوگیا اور اسی مجلس میں انہوں نے حاضرین مجلس کو اس حقیقت نما خواب کا گواہ بنایا اور مجھ پر اس آیہ مبارکہ کی تفسیر بھی منکشف ہوئی' جس میں فرمایا گیا:

"قل من حرم زینة الله التی اخرج لعباده و الطیبت من الرزق" (الاعراف:۳۲)

"اور اے نبی ﷺ ! ان سے پوچھو تو جو زینت اور آرائش اور
کھانے (پینے) کی پاکیزہ چیزیں خدا نے اپنے بندوں کے لیے پیدا کی ہیں
ان کو حرام کس نے کیا ہے؟"

اس لیے یہ مبارک خواب ایک زندہ حقیقت بن کر میرے قلب و دماغ پر نقش ہو گیا۔ سو تحدیث نعمت کے طور پر اسے سپرد قرطاس کرنے کی جسارت کر رہا ہوں اور یقین ہو گیا کہ اسی خواب کی تعبیر کے لیے سال 1976ء میں مجھے کار کے اس حادثہ جانکاہ سے بچا لیا گیا جبکہ میں استخوان شکستہ سے چُور ہو کر موت کی وادی میں پہنچ چکا تھا اور میرے ڈاکٹروں اور تیمار داروں کو جہاں سے میری واپسی کی کوئی توقع باقی نہ رہی تھی۔ لِلّٰہ الحمد کہ اس خواب کی تعبیر ملک عزیز پاکستان میں توہین رسالت کے قانون' قانون سزائے موت کی صورت' تعزیرات پاکستان میں دفعہ C-295 کی صورت میں موجود ہے جس کی ابتدا اس بندۂ ناچیز کی کوشش سے سال 1983ء میں ہوئی تھی اور بالاخر ماہ مئی 1990ء میں وفاقی شرعی عدالت نے اس بارے میں تاریخ ساز فیصلہ بہ مقدمہ محمد اسماعیل قریشی بنام حکومت پاکستان کر دیا کہ اس ناقابل معافی جرم کی سزا بطور حد صرف سزائے موت ہے۔ مقام حیرت ہے کہ اسلامی جمہوری اتحاد کی حکومت' جس نے پاکستان میں اسلام اور نظام مصطفیٰ برپا کرنے کا منشور دے کر الیکشن جیتا اور برسراقتدار تھی' فیڈرل شریعت کورٹ کے اس فیصلہ کے خلاف سپریم کورٹ میں اپیل کر دی۔ خدا کا شکر کہ راقم کے انتباہ پر وزیراعظم میاں محمد نواز شریف نے اس کا بروقت نوٹس لیا اور یہ اپیل واپس لے لی گئی' جس کے بعد اب پاکستان میں توہین رسالت کی سزا بطور حد سزائے موت جاری ہو گئی ہے۔

ذالك فضل الله يوتيه من يشاء و هو ذوالفضل العظيم

محمد اسماعیل قریشی
سینئر ایڈووکیٹ سپریم کورٹ

۲۵ رمضان المبارک
سال ۱۴۱۹ ہجری

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

پیش لفظ

جناب جسٹس محمد رفیق تارڑ

(جج سپریم کورٹ پاکستان)

تاجدار ختم نبوت کی غلامی اور ان کی حرمت و ناموس پر کٹ مرنا ہر مسلمان کی زندگی کی سب سے بڑی آرزو ہے۔ یہ کتاب اسی رمز مسلمانی کی زندہ تفسیر بن کر ہمارے ہاتھوں تک پہنچی۔ کتاب کا انتساب شہیدان ناموس رسالت کے نام ہے' جن کی حیات جاوداں ماضی' حال اور مستقبل کا احاطہ کئے ہوئے سارے عالم پر محیط ہے۔ ان ہستیوں کا کیا کہنا جو پروانہ وار شمع رسالت کے آداب کی آئینہ دار ہو' پیش لفظ لکھنا دراصل ختم الرسل' مولائے کل کی بارگاہ عالی میں نذر عقیدت و احترام پیش کرنا ہے جو ابدیت کے کناروں کو چھو لیتی ہے۔ یہی وہ نسبت ہے جس کے بارے میں مولانا ظفر علی خان نے کہا ہے اور کیا خوب کہا ہے۔

سرکار دو جہاں کا بنا کر مجھے غلام
میرا بھی نام تابہ ابد زندہ کر دیا
ہوتا ہے جن میں نام رسول ﷺ خدا بلند
ان محفلوں کا مجھ کو نمائندہ کر دیا

اس کتاب میں مصنف نے اپنے خواب جمیل کا ذکر کیا ہے' جس میں انہیں حضور ختمی مرتبت ﷺ کی پابوسی کا شرف حاصل ہوا' جسے وہ بجا طور پر اپنی زندگی کی معراج سمجھتے ہیں۔ وطن عزیز میں تحفظ ناموس رسول ﷺ اور قانون توہین رسالت ﷺ کی تنفیذ کے لیے ان کی مسلسل جدوجہد کو جو کامیابی نصیب ہوئی ہے' اس میں ایمائے رسالت ماب ﷺ ضرور شامل ہوگی کیونکہ اس کی وجہ سے مملکت خداداد پاکستان میں

ایک ایسی حد جاری ہو گئی جس کا ایک مسلمان کے عقیدہ اور ایمان سے براہ راست تعلق ہے۔ اس سے پیشتر بھی ایسے واقعات ظہور میں آتے رہے ہیں جن سے حضور نبی کریم ﷺ کی خوشنودی اور فرمان کی توثیق ہوتی رہی ہے۔ ایک مشہور واقعہ تو کے۔ ایل گابھا سے متعلق ہے جنہوں نے قبول اسلام کے بعد پیغمبر صحرا (Prophet Of The Desert) کے نام سے ایک کتاب لکھی۔ برٹش راج میں وہ جیل میں بند تھے کہ حضور آیہ رحمت ﷺ کی شفقت جوش میں آئی اور آپ سیالکوٹ کے ایک خوش نصیب انسان کے خواب میں نمودار ہوئے اور اسے حکم ہوا کہ وہ پیغمبر صحرا کے مصنف کی ضمانت کا انتظام کرے چنانچہ رسول کریم ﷺ کی شان کریمی کے طفیل کے۔ ایل گابھا کو جیل سے رہائی نصیب ہوئی۔

قرآن و حدیث کے اوامر اور نواہی انتہائی معظم اور حیات و کائنات سے متعلق ہیں۔ قانون کا معاملہ جب تاریخ درمیان ہو تو اور بھی مشکل ہو جاتا ہے۔ جہاں قدم قدم پر حزم و احتیاط کی ضرورت ہے۔ فاضل مصنف نے ادب کی آمیزش اور خاص اسلوب سے ان سارے موضوعات کو دل نشین اور آسان بنانے کی کوشش کی ہے' جس میں وہ کامیاب رہے ہیں۔

اس کتاب کا خصوصی وصف اور امتیاز یہ ہے کہ اس میں قانون و ادب اور تاریخ کو قرآن و سنت کے سایہ میں ایک عظیم تر مقصد یعنی ناموس رسالت ﷺ کے لیے یکجا کر دیا گیا ہے۔ یوں تو ساری کتاب میں جذبہ عشق رسول ﷺ نمایاں ہے لیکن نام و ناموس رسالت ﷺ کے باب میں حضور ﷺ کی ذات گرامی سے جو والہانہ عقیدت کا اظہار ہے' اسے پڑھ کر یوں محسوس ہوتا ہے کہ وہ ہر مسلمان کے دل کی آواز ہے۔ پھر توہین رسالت ﷺ کی سزا کے ثبوت میں قرآن و حدیث کے احکام اور ان کی مستند تعبیر اور تفسیر بھی موجود ہے۔ اس میں ائمہ' فقہاء اور مجتہدین کا نقطہ نظر وضاحت کے ساتھ پیش کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ عہد رسالت ماب ﷺ سے لے کر بعد میں آنے والے تمام ادوار میں یورپ' ایشیا' افریقہ اور دنیا میں جہاں جہاں بھی اسلامی اور مسلمانوں کی حکومت رہی ہے' تاریخی حوالوں سے ثابت کیا گیا ہے کہ وہاں توہین رسالت ﷺ کی سزا' سزائے موت ہی دی جاتی رہی ہے۔ مزید برآں یہ بھی بتلایا ہے کہ یہ سزا صرف اسلامی سزا نہیں بلکہ تورات اور انجیل کی رو سے انبیائے بنی اسرائیل اور توہین مسیح علیہ السلام کی بھی یہی

سزا یعنی سزائے موت مقرر تھی۔ فاضل مصنف نے بلاس فیمی سے متعلق امریکن سپریم کورٹ کے ایک اہم مقدمہ سٹیٹ بنام موکس کے فیصلہ کا اقتباس بھی اس کتاب میں شامل کر دیا ہے' جس میں بلاس فیمی کے قانون کو بنیادی حقوق انسانی' آزادی تحریر و تقریر اور آزادی پریس کے منافی قرار دینے کی سٹیٹ اپیل کو مسترد کر دیا گیا تھا اور اس کی تائید میں نہایت معقول دلائل پیش کئے گئے ہیں۔ یہ فیصلہ اس لحاظ سے بھی نہایت اہم اور فکر انگیز ہے کہ اس ملک کی سپریم کورٹ کا فیصلہ ہے جہاں چرچ اور سٹیٹ' دین اور سیاست جدا جدا ہیں۔

ریاست یا ملک اور وہاں کے معاشرے کے استحکام اور بقاء کے لیے ضروری ہے کہ وہاں کی نظریاتی سرحدوں کی بھی اسی طرح حفاظت کی جائے جس طرح کہ جغرافیائی حد بندیوں کا تحفظ کیا جاتا ہے۔ حضور رسالت ماب ﷺ کی ذات گرامی ہی جب وجہ وجود ملک و مملکت ہو تو ایسی ہستی کے بارے میں کسی قسم کی گستاخی' بے ادبی اور ہرزہ سرائی سارے معاشرے میں فساد اور بگاڑ کا باعث ہو گی۔ اس لیے ایسے شرپسند عناصر' جو توہین رسالت ﷺ کے مجرم قرار پائیں' انتہائی سنگین سزا کے مستحق ہیں تاکہ ملک میں فتنہ اور فساد کی پرورش نہ ہو سکے۔ اگر یہ قانون موجود نہ ہو تو پھر مجرموں اور ان کے خلاف مشتعل ہونے والے مدعیوں پر عدالت کے دروازے بند ہو جائیں گے' جس کی وجہ سے ہر کوئی قانون اپنے ہاتھ میں لے کر مجرموں سے انتقام لے گا' جس سے ملک میں انارکی پھیلے گی اور یہ چیز ملک اور اہل ملک کے امن و سلامتی کے لیے انتہائی خطرناک ہے۔ جن برگزیدہ ہستیوں کی بدولت یہ دنیا نیکی' سچائی' حق پرستی' عدل و انصاف جیسی اعلیٰ قدروں سے روشناس ہوئی' ان کی شان میں دشنام طرازی انتہائی گھناؤنا فعل ہے' جسے کوئی مہذب معاشرہ برداشت نہیں کر سکتا اور خاص طور پر مسلمان معاشرہ۔ اس لیے ایسے دریدہ دہن گستاخان رسالت ﷺ کا منہ بند کرنے اور معاشرے کو مستحکم' شائستہ' صحت مند اور صالح بنانے کے لیے ایسا قانون ناگزیر تھا جس کو پاکستان میں از سر نو جاری کرانے کا سلسلہ میں مصنف کتاب جناب محمد اسماعیل قریشی کی خدمات اور مساعی بنظر استحسان دیکھی جائیں گی۔

اس کتاب میں عظمت و شان رسالت' آداب دربار نبوت اور قانون توہین رسالت ﷺ کے بارے میں جتنا مواد اکٹھا کیا گیا ہے' وہ کسی ایک جگہ بمشکل ہی مل سکے گا۔ اس

کے علاوہ فاضل مصنف نے علماء قدیم و جدید کی تحقیق کے علاوہ خود بھی جو مضامین نو لکھے ہیں' اس کی وجہ سے کتاب کی قدر و قیمت میں اضافہ ہوا ہے۔ اس کتاب سے اہل قانون اور عدلیہ دونوں براہ راست استفادہ کر سکتے ہیں۔ ان کے علاوہ علم و دانش کے خوشہ چینوں کے لیے بھی اس میں معارف اور بصائر کے خزینے موجود ہیں اور ہر مسلمان کے لیے اس کتاب کا مطالعہ ایمان افروز ہوگا۔ غیر مسلم بھی اگر حقیقت پسندی سے اس کا مطالعہ کریں تو قانون توہین رسالت ﷺ کے بارے میں ان کی غلط فہمیاں دور ہو جائیں گی۔

میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کے مصنف' اس کے قارئین اور ہم سب کی زندگیوں کو رسول کریم ﷺ کی عقیدت اور محبت سے سرشار کرے۔ نفرتوں اور انسان دشمنی کی زہرناکی اور دلوں کی ناگمی اسی سے دور ہو گی کیونکہ

علاج اس کا یہی آب نشاط انگیز ہے ساقی

جسٹس محمد رفیق تارڑ
(جج سپریم کورٹ)
۲۱ شعبان ۱۴۱۴ ہجری
3 فروری 1994ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تقریظ

جناب جسٹس علامہ ڈاکٹر فدا محمد خان

سینئر جج فیڈرل شریعت کورٹ پاکستان

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔ اس کی بنیاد کلمہ طیبہ " لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدُ رَّسُوْلَ اللّٰہ " پر استوار ہے۔ کلمہ پاک کا پہلا حصہ " لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ " عقیدہ توحید اور دوسرا حصہ " مُحَمَّدُ رَّسُوْلَ اللّٰہ " عقیدہ رسالت کے مظہر ہیں اور آغاز اسلام سے لے کر قیامت تک کے لیے ایک مسلمہ بنیاد اور حقیقت رکھتے ہیں اور زیادہ غور سے کام لیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ اس کلمہ کا دوسرا جز انتہائی اہمیت کا حامل ہے کیونکہ اس کی بدولت ہی عقیدہ توحید کی حقیقت' مضمرات' مقتضائے اور اثرات کا علم حاصل ہوتا ہے۔

حضور اکرم ﷺ کی ذات والا صفات مسلمانوں کے سامنے ایک ایسا عظیم المرتبت نمونہ پیش کرتی ہے جسے خالق کائنات کی مکمل خوشنودی حاصل ہے۔ آپ ﷺ کا مبارک قول اگر اس آیت مبارکہ کے مصداق ہے " وما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی " (آپ ﷺ اپنی نفسانی خواہش سے باتیں نہیں بناتے ہیں' آپ ﷺ کا ارشاد صرف وہی ہے' جو آپ ﷺ پر نازل کیا جاتا ہے۔) (53/4-3) تو دوسری طرف آپ کا پاکیزہ عمل " ان اتبع الا ما یوحی الی " (میں تو بس اس وحی کا پیرو ہوں جو میرے پاس بھیجی جاتی ہے) کا آئینہ دار ہے اور قول و فعل کی اس نورانیت کے سبب ہی آپ ﷺ کے اعلیٰ نمونہ عمل کو اسوہ حسنہ قرار دیا گیا ہے۔ " لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوہ حسنۃ " (درحقیقت تمہارے لیے اللہ کے رسول میں ایک بہترین نمونہ ہے۔) (21/33)

چونکہ آپ ﷺ کی ذات مبارکہ اور اسوہ حسنہ ایک نمونہ کامل کی حیثیت رکھتا

ہے' اس لیے اسلام کی اساسی تعلیمات میں آپ ﷺ کی محبت' آپ ﷺ کا ادب و احترام اور آپ ﷺ کی تعظیم لازمی حیثیت اختیار کر گئی ہے اور اس لیے ہر اس بات اور عمل کو' جس سے آپ ﷺ کی مبارک ذات پر حرف گیری کا شائبہ تک بھی ہو' سختی سے منع کیا گیا ہے۔

حضور اکرم ﷺ رحمتہ للعالمین ہیں اور امت پر آپ ﷺ کی شفقت و رحمت بے مثال رہی ہے' اس لیے آپ ﷺ کو اختیار حاصل تھا کہ اپنے دور میں' جو اسلام کے آغاز اور ارتقاء کا دور تھا' اس سلسلے میں سختی و نرمی اور عفو و درگزر کی ایسی مثالیں قائم فرمائیں جو اس وقت کے حالات سے مناسبت رکھتی ہوں لیکن امت مسلمہ کے کسی فرد کا یہ حق کبھی تسلیم نہیں کیا گیا کہ وہ اس ضمن میں خود اس قسم کی حرکتوں میں معافی نامہ جاری کر سکے۔ امت کا مفاد بھی اس کا متقاضی ہے کہ اس عظیم ترین مرکزی شخصیت ﷺ کے حقوق اور مفادات کا دفاع کرے تاکہ معاشرے میں امن و امان برقرار رہے اور افراد کی اصلاح کے لیے بھی ضروری ہے کہ اس مثالی شخصیت ﷺ کے ساتھ عقیدت و محبت میں ذرہ بھر بھی کمی نہ ہو۔ عشق رسول ﷺ لازمہ ایمان ہے اور ہر مسلمان کے رگ و پے میں خون کی طرح جاری و ساری ہے۔ حقیقی مسلمان کبھی بھی یہ برداشت نہیں کر سکتا کہ کوئی دریدہ دہن شان رسالت مآب ﷺ میں کسی گستاخی کا بھی مرتکب ہو۔ تاریخ شاہد ہے کہ ادنیٰ سے ادنیٰ مسلمان نے بھی اپنے خونی رشتے داروں کے ضمن میں چشم پوشی یا عفو و درگزر سے تو کام لیا ہو گا' مگر ختم المرتبت' رسالت مآب ﷺ کی شان اقدس میں کبھی بھی وہ رو رعایت کا روادار نہیں ہوا' اس لیے اس بات کی سخت ضرورت تھی کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے قانون میں جہاں حدود و قصاص اور تعزیرات کے ضمن میں جرائم کی مختلف اقسام کے لیے سزائیں موجود ہیں' ان میں گستاخ رسالت مآب (ﷺ) کے لیے قرار واقعی سزا موجود ہو تاکہ نہ امن و امان کا کوئی مسئلہ کھڑا ہو اور نہ فدایان رسول ﷺ کسی آزمائش سے دوچار ہوں۔

جناب محمد اسماعیل قریشی سینئر ایڈووکیٹ مبارک باد کے مستحق ہیں کہ انہوں نے اس مقصد کے لیے قابل قدر کوششیں کیں اور ان میں کامیاب ہوئے اور اب اس عنوان پر ایک اچھی خاصی کتاب بھی تصنیف فرمائی جس میں فیڈرل شریعت کورٹ پاکستان کے جاری کردہ فیصلہ کے مکمل متن کے علاوہ قرآن و حدیث کی روشنی میں اس مستحم

بالشان مسئلے کی تفصیلات پیش کی گئی ہیں اور تاریخی حوالوں سے اس موضوع پر ایسا اہم مواد یکجا کر دیا ہے جو سلیس، سادہ، عام فہم اور ایمان افروز ہونے کے ساتھ ساتھ جامع انداز کا حامل ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے اور اس کتاب کو مقام رسالت ﷺ کی معرفت کا ذریعہ بنا دے۔ (آمین)

جسٹس ڈاکٹر فدا محمد خان
(سینیئر جج وفاقی شرعی عدالت اسلام آباد)
۲۰ رمضان المبارک ۱۴۱۳ ہجری
15 مارچ 1993ء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

والصلوۃ والسلام علی رسوله الکریم

حدیث دل

جناب جسٹس میاں محبوب احمد

(چیف جسٹس لاہور ہائی کورٹ)

دل کی بستی عجیب بستی ہے۔ یہاں ہر آن محبتوں کی دکان سجتی ہے۔ چاہتوں کے ارمان نکلتے ہیں۔ محبوبوں کی اداؤں پر جانیں نثار ہوتی ہیں۔ ادائیں بدل جائیں تو عشاق کی وفائیں بدل جاتی ہیں۔ ایک حسین بہت ہی مشتاق نگاہوں کو اسیر بنا لے تو ان میں باہم رقابت کی آگ بھڑک اٹھتی ہے مگر پوری کائنات میں ایک محبوب ایسا ہے جو سید خوباں شاہ محبوباں ہے، جس کے حسن و جمال میں تغیر و تبدل نہیں۔ کمال ہی کمال ہے۔ استقلال ہی استقلال ہے۔ وہ واحد حبیب ہے جس کے محب اس کے دیگر چاہنے والوں سے حسد و بغض نہیں، محبت و عقیدت رکھتے ہیں۔ من و تو کشتہ شان جمالیم کہتے ہوئے ایک دوسرے کے قریب آ جاتے ہیں۔ بقول علامہ اقبال

دل بہ محبوب حجازی بستہ ایم
زیں جہت با یک دگر پیوستہ ایم

وہ محبوب ازلی، حبیب ابدی، شاہد رعنا، مشہود جہاں آرا وہی ہے جسے زمانہ محمد عربی ﷺ کے نام سے یاد کرتا ہے۔ ہر ساعت، ہر پل کروڑوں دل اس کی محبت میں ڈوب کر دھڑکتے اور کروڑوں لب اس کی مدح و ثناء میں کھلتے ہیں۔ زمان و مکان کا کوئی حصہ ایسا نہیں جہاں اس سراپا حسن و خوبی کا تذکرہ جمال نہ ہوتا ہو۔ ماضی و حال میں اس محبوب حجازی کے حوالے سے لکھا گیا لٹریچر گواہ ہے کہ وہی سرور آدمیت اور فخر انسانیت ہے۔